قرآنی بیان

غزوۂ بدر

سے ہم نے کیا سیکھا؟

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمۂ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

07-April-2023

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئِمّہ مساجِد کے تحت مساجد کے لئے

7 اپریل 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قُرآنی بیان

بنام

غزوۂ بدر سے ہم نے کیا سیکھا؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..اِطاعت کامیابی کی شرطِ اَوَّل ہے
- ..ناکامیوں کی ایک بنیادی وجہ
- ..ایک متکبر کافِر کا واقعہ
- ..ریاکاری کامیابی کی راہ میں رُکاوٹ ہے

پیشکش: اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پارہ:22، سورۂ احزاب:56)	ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے اِیمان والو ان پر دُرود اور خُوب سلام بھیجو۔

امام سخاوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اس آیت میں اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی قدر ومنزلت بیان فرمائی ہے کہ اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء کرتا ہے اور فرشتے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجتے ہیں، پھر زمین والوں کو حکم دیا کہ وہ بھی پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود وسلام بھیجیں تاکہ زمین وآسمان میں ساری مخلوق آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء میں مشغول ہو جائے۔(1)

درود اُن پہ بھیجو سلام اُن پہ بھیجو | یہی مؤمنوں سے خدا چاہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...سعادت الدارین، صفحہ:66 خلاصۃً۔

سورۂ اَنفال، آیت:46اور 47

اللہ پاک جَلَّ شَانُہٗ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۚ﴿۴۶﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ﴿۴۷﴾

(پارہ:10، سورۂ انفال:46-47)

ترجمہ کنزُالعرفان: اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں بے اتفاقی نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا (قوت) اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور ان لوگوں جیسا نہ ہونا جو اپنے گھروں سے اِتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے نکلے اور وہ اللہ کے راستے سے روک رہے تھے اور اللہ ان کے تمام اعمال کو گھیرے ہوئے ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! غزوۂ بدر اسلامی تاریخ کا پہلا غزوۂ ہے، 17 رمضان المبارک سن 2 ہجری کو یہ عظیم الشّان معرکہ پیش آیا، اس میں کافِروں کی تعداد کم و بیش 1 ہزار تھی، مسلمان 313 کی تعداد میں تھے، یعنی افرادی قُوّت میں واضِح فرق تھا، کفّار کا لشکر مسلمانوں سے 3 گُنا زیادہ تھا، ان کے پاس سازو سامان کی بھی کثرت تھی، جنگی آلات بھی کافی تعداد میں تھے، اس کے باوُجُود مسلمانوں کو عظیمُ الشّان فتح نصیب ہوئی اور کافِر عبرتناک شکست سے دوچار ہوئے۔

قرآنِ کریم میں ایک سے زیادہ مقامات پر غزوۂ بدر کا ذِکْر موجود ہے اور اس مبارک معرکے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہم نے پارہ:10، سورۂ انفال کی 2 آیات (46اور 47) سننے کی سَعادت حاصِل کی، ان 2 آیاتِ کریمہ میں غزوۂ بدر سے حاصِل

ہونے والے چند اَسباق بیان کئے گئے ہیں۔

بنیادی طَور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ظاہِری اَسباب اور افرادی قُوَّت میں اتنا واضح فرق ہونے کے باوُجُود آخر کفّار کو شکست کیوں ہوئی؟ مسلمانوں کی فتح کے اسباب کیا تھے؟ ان 2 آیات میں ان اَسباب کو ذِکْر کیا گیا ہے یا دوسرے لفظوں میں یُوں کہہ لیجئے کہ ایک مسلمان کی کامیابی اور ناکامی کے باطنی اسباب کیا ہیں؟ ان آیات میں ان اَسباب کو بیان کیا گیا ہے۔

انداز بہت نصیحت بھرا ہے اور خطاب ہم مسلمانوں کو کیا گیا ہے۔ کُل 6 باتیں ہیں جو یہاں ارشاد ہوئیں۔ ان میں سے 3 کام وہ ہیں جو ہمیں کرنے کا حکم دیا گیا اور 3 کام وہ ہیں جن سے ہمیں منع کیا گیا ہے۔ اگر ہم یہ 3 کام کریں اور 3 کاموں سے رُک جائیں تو جس طرح میدانِ بدر میں 313 کو ایک ہزار کے لشکر پر عظیم الشان فتح نصیب ہوئی تھی، اسی طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمیں بھی ہر میدان میں فتح و کامیابی نصیب ہو گی۔

کامیابیوں کا یہ عظیمُ الشّان فارمولا کیا ہے؟ آیئے! سنتے ہیں:

(1): اللہ و رسول کی اِطاعت

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ (پارہ:10، سورۂ انفال:46)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

یہ کامیابی کا سب سے پہلا زینہ ہے، ایک مسلمان کے لئے کسی بھی سطح پر ترقی، کامیابی اور عُروج کے لئے سب سے ضروری جو چیز ہے وہ یہی ہے کہ بندۂ مُسْلِم ہر وقت، ہر حال میں، ہر میدان میں اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانبردار

رہے۔ جب ہم نے تہِ دِل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پڑھ لیا، دائرۂ اِسلام میں داخِل ہوگئے، ہم نے مان لیا کہ اللہ پاک ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی ہمارا مالِک ہے، وہی ہمارا خالق ہے، وہی ہمارا رازِق ہے، حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کے رسول، اس کے محبوب ہیں تو اب ہم پر لازِم ہے کہ ہم اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی کامِل طور پر فرمانبرداری کریں۔

اِطاعت کامیابی کی شرطِ اَوَّل ہے

دِیگر قوموں کا انداز چاہے کچھ بھی ہو، البتہ ایک بندۂ مؤمن کے لئے کسی بھی سطح پر کامیابی کے لئے اللہ و رسول کی اِطاعت شرطِ اَوَّل ہے۔ جس کو یقین نہ ہو، وہ تاریخ اُٹھا کر دیکھ لے، مسلمانوں نے جب جب اللہ و رسول کے اَحْکام پر سرِ تسلیم خم کیا، کامیابی ان کا مقدر ہوئی اور جب جب مسلمانوں نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی، انہیں ذِلّت و رُسوائی ہی کا سامنا کرنا پڑا۔

غزوۂ بدر ہی کو دیکھ لیجئے! 313 مسلمانوں کی عظیم الشان فتح کے اسباب میں سے ایک بنیادی سبب اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو لے کر مدینۂ مُنَوَّرہ سے روانہ ہوئے، اس وقت جنگ کے ارادے سے روانگی نہیں تھی، مقصد کچھ اور تھا، راستے میں معلوم ہوا کہ کفّارِ مکہ لشکر لے کر میدانِ بدر میں جمع ہو رہے ہیں، اس پر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مشورہ فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہئے! مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدِّیق اور مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم اور دیگر مہاجِر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! (آپ کے لئے ہی مکہ

چھوڑا، اپنا گھر بار قربان کیا) اب جانیں بھی قربان کریں گے۔ اب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اَنْصار کی طرف رُخ فرمایا، حضرت سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ عنہ کھڑے ہوئے، عرض کیا: یارسولَ اللہ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! شاید آپ ہم سے رائے لینا چاہتے ہیں۔ اے اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میدانِ بدر تو یہ رہا، آپ فرمائیں تو ہم سمندر میں بھی اُترنے کو تیار ہیں۔ دوسرے صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کھڑے ہوئے، عرض کیا: یارسولَ اللہ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہم بنی اسرائیل جیسے نہیں کہ انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام سے کہا تھا:

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:24)	ترجمۂ کنزُالایمان: تو آپ جایئے اور آپ کا رَبّ تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

یارسولَ اللہ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہم آپ پر اپنی جانیں نثار کریں گے۔[1]

یہ جذبۂ اطاعت جو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اندر تھا، اَصْل میں یہی جذبہ تھا جو 313 کو میدانِ بدر میں لے بھی گیا تھا اور فتح سے مُشَرَّف بھی کر دیا۔ ایک شاعر نے بڑی خوبصورت بات کہی ہے کہ میدانِ بدر میں صحابہ کرام کے پاس تلواریں بھی پوری نہ تھیں، جنگی سامان بھی کم تھا، افرادی قُوَّت بھی کم تھی، اس کے باوُجُود وہ میدانِ بدر میں کیوں چلے گئے؟ کس بھروسے پر میدان میں اُترے۔ تو شاعِر نے کہا:

تھے ان کے پاس دو گھوڑے، چھ زرہیں، آٹھ شمشیریں
پلٹنے آئے تھے یہ لوگ دُنیا بھر کی تقدیریں

---

1 ...شرح الزرقانی، باب غزوۃ بدر الکبریٰ، جلد:2، صفحہ:264-268 ملتقطًا۔

نہ تیغ و تیر پر تکیہ، نہ خنجر پر نہ بھالے پر
بھروسا تھا تو اِک سادی سی کالی چادر والے پر [1]

یہ ہے کامیابی کی اَصْل بنیاد...!! اس کے بغیر ایک مسلمان کی کامیابی ممکن ہی نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں کامِل اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(2): اِتِّفاق واِتّحاد

دوسرے نمبر پر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَنَازَعُوْا (پارہ:10، سورۂ انفال:46) | ترجمہ کَنْزُ العرفان: اور آپس میں بے اتفاقی نہ کرو۔

یہ کامیابی کی دوسری شرط ہے کہ ہم آپس میں اتفاق و اِتّحاد کے ساتھ رہیں، آپس میں لڑائی جھگڑے اور نفسانی اختلافات سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ اگر ہم آپس میں لڑائی جھگڑا کریں گے تو کیا ہوگا؟ یہاں اس کے 2 اَہَم اور بنیادی نقصانات بتائے گئے، فرمایا:

فَتَفْشَلُوْا (پارہ:10، سورۂ انفال:46) | ترجمہ کَنْزُ العرفان: ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے۔

ایک ایک ہوتا ہے اور دو گیارہ ہوتے ہیں، اگر ہم لڑائی جھگڑا کریں گے تو ہماری طاقت کم ہو جائے گی، ہم اکیلے اکیلے رہ جائیں گے اور یہ کمزوری ہمارے اندر بزدلی پیدا کر دے گی۔ اور دوسرا نقصان یہ ہوگا کہ

وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ (پارہ:10، سورۂ انفال:46) | ترجمہ کنزُ العرفان: اور تمہاری ہوا (قوت) اکھڑ جائے گی۔

[1]...شاہنامۂ اسلام، صفحہ:229۔

ہو اجاتی رہے گی مطلب: تمہاری طاقت بکھر جائے گی۔ تمہارے اندر وہ طاقت نہیں رہے گی جس کے ذریعے تم کامیاب ہو سکو۔

ناکامیوں کی ایک بنیادی وجہ

آج ہم اپنے معاشرے کا اگر جائزہ لیں تو ہماری ناکامیوں اور عالمی طَور پر مسلمانوں کی تنزلی کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمارے ہاں لڑائی جھگڑے عام ہیں ❁ کہیں ذات کی بنیاد پر ❁ کہیں نسل کی بنیاد پر ❁ کہیں رنگ کی بنیاد پر اور ❁ کہیں خِطّوں کی بنیاد پر لڑائیاں جاری ہیں بلکہ ❁ یہاں تک بھی جھگڑوں کا معاملہ ہے کہ آپس میں جھگڑے ہوتے ہیں مگر اس جھگڑے کی وجہ تک معلوم نہیں ہوتی ❁ کئی خاندانوں میں باپ دادا سے لڑائی چلتی آرہی ہے، بس اسی بنیاد پر آگے اَوْلاد بھی ایک دوسرے کی دُشمن بنی ہوئی ہے ❁ بھائی بھائی آپس میں لڑ رہے ہیں ❁ اَوْلاد کے ماں باپ کو قتل کر دینے کی خبریں بھی سننے کو ملتی رہتی ہیں ❁ کہیں بھتیجا چچا کو قتل کر دیتا ہے ❁ کہیں دوست آپس میں لڑتے ہیں تو نوبت قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ لڑائیاں، یہ جھگڑے، یہ اختلافات ہیں جو ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیتے ہیں۔

بڑی مشہور ایک کہانی ہے، ہم بچپن سے کتابوں میں پڑھتے اور سنتے آرہے ہیں؛ ایک لکڑہارا تھا، اس کے بیٹے آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے، لکڑہارا انہیں سمجھاتا رہتا مگر ان کی سمجھ میں بات آتی نہیں تھی، آخر ایک دِن اسے ایک ترکیب سُوجھی، اس نے اپنے سب بیٹوں کو جمع کیا، انہیں کہا: جاؤ! لکڑیاں جمع کر کے لے آؤ! وہ لکڑیاں لے آئے۔ اب اس نے کہا: ان لکڑیوں کو توڑو! سب نے لکڑیاں توڑ دیں۔ اب لکڑہارے نے لکڑیوں کا ایک گٹھا باندھا اور کہا: اب اس گٹھے کو توڑو! سب نے زور لگایا مگر اسے توڑ نہ سکے۔ اس پر

لکڑہارے نے سمجھایا کہ میرے بیٹو! یہی ہے اتفاق کی طاقت...!! لکڑیاں جب جُدا جُدا تھیں تو تم نے آسانی سے انہیں توڑ لیا، جب وہ آپس میں مِل گئیں تو تم انہیں توڑ نہیں سکے۔ بیٹوں کو یہ بات سمجھ آئی اور انہوں نے لڑنا جھگڑنا چھوڑ دیا۔

یہ ایک فرضی کہانی ہے، ہم نے بچپن سے پڑھی ہوئی یا سُنی ہوئی ہے، ہم جانتے بھی ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ بہر حال! آپس کا اِتّفاق وہ عظیم طاقت ہے کہ یہ ہو تو کامیابی ہر میدان میں قدم چومتی ہے اور یہ طاقت نہ ہو، آپس میں اختلافات، لڑائی جھگڑے ہوں تو کامیابی ملنا انتہائی دُشوار ہے۔

دُنیا کے جھگڑوں سے یکسر چُھڑا کر
شاہِ والا مجھے اپنا بنا لو!
غیروں کی الفت کو دِل سے مٹا کر
اپنا بنا لو! مجھے، اپنا بنا لو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): صبر

تیسرے نمبر پر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَ اصْبِرُوْاؕ (پارہ:10، سورۂ انفال:46) | ترجمہ کَنْزُ العرفان: اور صبر کرو۔

صبر کامیابی کے لئے انتہائی لازمی چیز ہے۔ جب تک ہم اپنے پیروں پر کھڑے نہیں رہ سکتے، اس وقت تک ہم کامیاب ہو نہیں سکتے۔ کامیابی اَصْل میں صبر کے نتیجے کا نام ہے۔ بندہ ہر میدان میں، ہر مشکل میں ثابِت قدم رہے، دُنیا کا کوئی طُوفان بھی اُسے اپنے مقصد سے ہٹا نہ پائے، کیسی ہی مشکل ہو، اس کے قدم نہ ڈگمگائیں، ایسا شخص ایک نہ ایک دِن کامیابی حاصِل کر ہی لیتا ہے۔

دنیا میں کوئی ایسی کامیابی نہیں ہے جو بغیر محنت اور بغیر صبر کے حاصل ہو جائے۔ مثال کے طور پر ایک بچہ ہے، اس نے سکول کا امتحان دینا ہے، اس کا دل کرتا ہے کہ میں بھی دوسرے بچوں کی طرح کھیلوں لیکن وہ اس خواہش کو دباتا ہے، صبر کرتا ہے اور اپنی پڑھائی پر دھیان دیتا ہے، اس کا دِل کرتا ہے میں بھی گھومنے، پھرنے جاؤں، میں بھی موبائل پر وقت برباد کروں مگر وہ اپنی خواہش کو دباتا ہے، صبر کرتا ہے، استقامت کے ساتھ پڑھائی میں محنت کرتا رہتا ہے تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ وہ امتحان میں کامیاب ہو جائے گا۔ اگر اپنی خواہشات کو نہ دبائے، دوسروں کو کھیلتا، سیر سپاٹے کرتا، وقت برباد کرتا دیکھ کر صبر نہ کر پائے تو نتیجہ کیا ہو گا؟ وہ امتحان میں ناکام ہو جائے گا۔ یہی حال دُنیا کی ہر کامیابی کا ہے۔

کامیابی اور صبر

حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی ولی ہیں، اس کے باوُجود آپ نے 40 سال مجاہدات کیے، آپ فرماتے ہیں: مجھ پر بہُت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں انتِہا کو پہُنچ گئیں تو میں زمین پر لیٹ کر یہ تلاوت کرتا:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ﴿۶﴾ (پارہ:30، سورۂ الم نشرح:5-6)

ترجمۂ کنزُالایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ اور آسانی ہے۔

تو (ان آیاتِ مبارکہ کی برَکت سے) وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو جاتیں۔[1]

یہ کامیابی کا ایک پراسس (**Process**) ہے، ہمیں اس پراسس سے گزرنا ہی پڑتا ہے، تنگی کے ساتھ ہی آسانی ہے، اگر ہم تنگی برداشت ہی نہ کریں، اس پر صبر ہی نہ کریں

1...طبقات الکبریٰ، للشعرانی، صفحہ: 181۔

تو ہم آسانی تک نہیں پہنچ پائیں گے اور اس کے برعکس ہم جتنی تنگیاں برداشت کرتے جائیں گے، اتنی ہی ہمارے لئے آسانیاں آتی جائیں گی۔

ایسا کبھی بھی نہیں ہوتا کہ ہم پہلا ہی قدم اُٹھائیں اور کامیابی ہمارے سامنے آکر کھڑی ہو جائے۔ صبر کرنا ہی پڑتا ہے، مشکلات سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔

امیرِ اہلسنت کا صبر اور کامیابی

آج کے دَور کے لحاظ سے ہمارے سامنے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک رول ماڈل (**A Role Model**) ہیں، سالوں پہلے کی بات ہے، آپ نے ایک مقصد اپنایا کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے،** آپ اس مقصد کی تکمیل کے لئے تنہا چلے، مشکلات بھی آئیں، آپ کو ستایا بھی گیا، لوگوں نے دھکے بھی دیئے، آوازے بھی کسے، بُرا بھلا بھی کہا گیا، آپ کے خِلاف کتابیں بھی لکھی گئیں، پروپیگنڈے بھی کئے گئے، اور تو اور مَعَاذَ اللہ! آپ کے قتل کی سازشیں بھی کی گئیں مگر آپ ثابت قدم رہے، یہاں تک کہ آپ پر قاتلانہ حملہ بھی ہوا مگر آپ ثابت قدم رہے، صبر کرتے رہے، برداشت کرتے ہوئے استقامت کے ساتھ، حکمتِ عملی کے ساتھ آگے بڑھتے رہے، بڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کی بنائی ہوئی پیاری تحریک دعوتِ اسلامی آج دُنیا بھر میں عام ہو گئی، آج وہ صبر رنگ لایا، آپ کے دَم قدم سے آج دُنیا بھر میں دِین کا کام ہو رہا ہے اور بڑے بڑے علمائے کرام، مفتیانِ کرام، بڑے بڑے پیر، سجّادہ نشین آپ کو سلامِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

مسلک کا تُو امام ہے الیاس قادری! | تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری!

تنہا چلا تو ساتھ تیرے ہو گیا جہاں	میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری!
ہے دعوتِ اسلامی کی دنیا میں دھوم دھام	مقبول تیرا کام ہے الیاس قادری!

یہ ہے صبر کا نتیجہ...!! لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم صبر کریں، برداشت کریں، مشکل آئے، پریشانی آئے، مصیبت آئے، استقامت کے ساتھ، حکمتِ عملی کے ساتھ اپنے مقصد کی طرف بڑھتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ایک دِن کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

صبر کب تک کریں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہم لوگ بعض دفعہ صبر تو کر لیتے ہیں مگر صبر کا جو ٹائِم پیریڈ (Time period) ہوتا ہے، اسے پُورا نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! کامیابی کے حُصُول پر صبر کا دورانیہ بھی بہت اَثَر انداز ہوتا ہے۔ جس کامیابی کے لئے 3 گھنٹے کا صبر چاہئے، اس کے لئے ہمیں 3 گھنٹے ہی صبر کرنا پڑے گا، 2 گھنٹے صبر کریں گے تو کام نہیں بنے گا، جس کامیابی کے لئے ہمیں 10 سال صبر کی ضرورت ہے، اس کے لئے 10 سال ہی صبر کرنا ہو گا، یوں صبر کے دورانیے کو ملحوظ رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ کسی صاحِبِ عِلْم سے پوچھا گیا: ہمیں کب تک صبر کرنا چاہئے؟ انہوں نے بڑا پیارا جواب دیا: کہا: اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۴۶﴾ (پارہ:10، سورۂ انفال:46)	ترجمہ کَنْزُالعرفان: بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

لہٰذا جب تک تم چاہتے ہو کہ اللہ پاک (کی مدد و نُصرت) تمہارے ساتھ رہے، اس وقت تک صبر کرتے رہو۔ اللہ پاک ہمیں صبر اور برداشت کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

یہ وہ 3 کام ہیں جو کامیابی کے حُصُول کے لئے ہم نے کرنے ہیں:(1): اللہ و رسول کی اطاعت(2): آپس میں اتفاق واتحاد (3): صبر۔اب وہ 3 کام سنیئے! کہ کامیابی کے حُصُول کے لئے جو نہ کرنا ضروری ہے۔

(4): تکبر کا نہ ہونا

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا (پارہ:10،سورۂ انفال:47)	ترجمہ کَنْزُالعرفان: اور ان لوگوں جیسا نہ ہونا جو اپنے گھروں سے اِتراتے ہوئے نکلے۔

یہ غزوۂ بدر میں کفّار کی شکست کے اَسباب کا بیان ہے کہ وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے، جنگجو بھی تھے، ساز و سامان بھی ان کے پاس زیادہ تھا، ظاہِری اسباب بھی ان کے پاس زیادہ تھے اور مسلمانوں کا 313 کا لشکر ہے، تلواریں بھی پُوری نہیں ہیں، کھانے پینے کا سامان بھی پُورا نہیں ہے، تعداد بھی دوگُنا کم ہے، اس کے باوُجود کفّارِ مکہ کو شکست کیوں ہوئی؟ ان کی ناکامی کے اَسباب کیا تھے؟ اللہ پاک نے وہ اَسباب ہمیں بتائے مگر خطاب ہمیں ہی کیا یعنی اُن کی ناکامی کے جو اَسباب تھے، ہمیں فرمایا کہ تم یہ کام کبھی مت کرنا۔ وہ اَسباب کیا ہیں؟ فرمایا:

خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا (پارہ:10،سورۂ انفال:47)	ترجمہ کَنْزُالعرفان: اپنے گھروں سے اِتراتے ہوئے نکلے۔

یہ ناکامی کا بنیادی سبب ہے؛ ❁ اِترا جانا ❁ میں میں کرنا ❁ اپنے بازوؤں پر ❁ اپنی طاقت پر ❁ اپنی عقل پر ❁ اپنے پیسے پر ❁ اپنی ذہانت پر بھروسہ کرنا اور کہنا کہ میں یہ کام کرلوں گا۔ یہ چیز اِنسان کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

روایات کے مطابق کفّارِ مکہ میدانِ بدر کے لئے جب گھروں سے نکلے تو غرور و تکبر کے نشے میں مست تھے، ابوجہل نے کہا تھا: خدا کی قسم! ہم شان و شوکت کے ساتھ بدر تک جائیں گے، وہاں اونٹ ذبح کریں گے اور خوب کھائیں گے، کھلائیں گے، شراب پئیں گے، ناچ رنگ کی محفلیں جمائیں گے۔[1] یہ ان کا غرور تھا، پھر اس کا نتیجہ کیا نکلا...!! کفّارِ مکہ کو عبرتناک شکست ہوئی۔

غرور کا سر نیچا

یہ صِرف ایک واقعۂ بدر ہی نہیں، تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے، تاریخ کی کتابیں پڑھ کر دیکھئے! آج تک جس نے بھی غرور کیا، تکبر اپنایا، اس کا سر نیچا ہی ہوا ہے۔

*– فرعون نے کہا تھا:

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ (پارہ:30، سورۂ نازعات:24)	ترجمہ کَنْزُالایمان: میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں۔

اس کا غرور ٹوٹا اور اسے غرق کر دیا گیا *– نمرود نے سر اُٹھایا، تکبر کیا، اللہ پاک نے اسے مچھر کے ذریعے اَذِیّت دے دے کر ہلاک کر دیا *– قارُون نے کہا: میرا مال ہے، میں نے اپنے عِلْم کے بَل بوتے پر حاصِل کیا ہے، اسے اور اس کے مال کو زمین میں دھنسا دیا گیا *– ابوجہل نے تکبر کیا، یہ اِترایا، اس نے اپنی طاقت، اپنے فن اور ظاہِری اسباب کی بنیاد پر غرور کیا، اللہ پاک نے دو ننھے بچوں کے ذریعے اسے ہلاک کر دیا۔

غرض؛ یہ سچ ہے کہ غرور کا سر نیچا ہے۔ اس لئے کبھی بھی اترانا نہیں چاہئے، بَس اللہ

1 ... سیرۃ ابن ہشام، غزوۂ بدر، جز:2، جلد:1، صفحہ:255-256۔

پاک کے حُضُور سر جھکا کر ہی رکھیں، عاجزی کے پیکر ہی بنے رہیں۔ یقین مانیئے! ہمارا کچھ بھی نہیں ہے، طاقت بھی اللہ پاک کی ہے، قُوّت بھی اسی کی ہے، حکم بھی اسی کا چلتا ہے۔

ایک متکبر کافِر کا واقعہ

اللہ پاک نے پارہ:15، سُوْرۂ کہف میں ایک سبق آموز واقعہ ذِکْر فرمایا ہے۔ دو شخص تھے، ان میں سے ایک کافِر تھا، ایک مؤمن تھا، کافِر مالدار تھا۔ اس کے دو باغ تھے، ان میں انگوروں کی بیلیں تھیں، کھجوروں کے درخت تھے اور وہ ان میں کھیتی بھی اگایا کرتا تھا، باغوں کے بیچ میں نہر بھی تھی، یہ دونوں باغ پُورا پُورا پھل دیا کرتے تھے۔

اس بدبخت کافِر پر مال کا نشہ چڑھا، اس نے تکبر کیا اور غرور کے نشے میں بپھر کر مؤمن کو طعنے دیئے اور کہا:

مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًاۙ(۳۵) (پارہ:15، سورۂ کہف:35)	ترجَمہ کنزُالعرفان: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ (باغ) کبھی فنا ہو گا۔

مؤمن بندے نے اسے بہت پیارا جواب دیا، پہلے تو اس نے کہا کہ تمہارے پاس مال ہے تو کیا ہوا، اللہ پاک نے مجھے ایمان کی دولت سے نوازا ہے، تم مالدار ہو کر بھی احسان فراموش ہو مگر میں اپنے ربّ کریم کا فرمانبردار ہوں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، پھر جہاں تک تمہارے ان باغوں کا معاملہ ہے تو یاد رکھ!

فَعَسٰى رَبِّیْۤ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ (پارہ:15، سورۂ کہف:40)	ترجَمہ کنزُالعرفان: تو قریب ہے کہ میرا ربّ مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا فرمادے۔

پھر نتیجہ وہی نکلا اور جو ہمیشہ غرور کا نکلا کرتا ہے۔ اس کے باغات پر آفت آئی اور وہ

دونوں باغ تباہ و برباد ہو گئے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنْتَصِرًا ؕ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ (پارہ:15، سورۂ کہف:44-43)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے کے قابل تھا۔ **یہاں پتہ چلتا ہے کہ تمام اختیار سچے اللہ کا ہے۔**

یہ ہے سمجھنے کی بات...!!

اَلْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ

اِختیار کس کا ہے؟ سچے اللہ پاک کا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ کبھی بھی اِترایا نہ کریں، ہمیشہ عاجزی کے پیکر بن کر رہیں۔

(5): ریاکاری

اللہ پاک نے مزید فرمایا:

وَ رِئَآءَ النَّاسِ (پارہ:10، سورۂ انفال:47)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے۔

یہ کفّارِ مکہ کی شکست کا دوسرا سبب ہے: ریاکاری، دکھاوا، نام و نمود۔ اگر ہم کامیابی چاہتے ہیں تو ہم پر لازِم ہیں کہ نام و نمود سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ ہمارا ہر کام صرف و صرف رضائے اِلٰہی کے لئے ہو۔ نام و نمود کے ذریعے بھی اگرچہ بعض دفعہ کامیابی مل جاتی ہے مگر وہ حقیقتاً کامیابی نہیں ہوتی بلکہ پانی پر کھڑی کی ہوئی ایک عمارت ہوتی ہے جو جلد ہی زمین پر گر جاتی ہے۔ یقین جانئے! دِکھلاوا انسان کی ذِلت و ناکامی کی بڑی وجہ ہے، کوئی نیکی کر کے، اُس کا چرچا کرنا، نام و نمود کی خواہش رکھنا اچھی بات نہیں بلکہ نحوست کا سبب ہے۔

ریاکاری کامیابی کی راہ میں رُکاوٹ ہے

یاد رکھئے! ریاکاری حقیقی کامیابی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے بلکہ یوں کہئے کہ وہ اَسباب، وہ کام، وہ ذرائع جو ہمیں حقیقی کامیابی تک پہنچا سکتے ہیں، ریاکاری اُنہی ذرائع کو ناکامی کے اَسباب بنا دیتی ہے۔ یعنی ریاکاری اتنی بُری بیماری ہے جو ہماری کامیابی کے ذرائع کو نقصان پہنچاتی ہے۔ مثال کے طَور پر ❁ نماز کامیابی کا بڑا اَہم اور بنیادی ذریعہ ہے، کتنے ایسے بزرگ ہیں جو نماز کی برکت سے وِلایت کے بلند درجات تک پہنچ گئے مگر یہی نماز اگر ریاکاری کی نیت سے پڑھی جائے تو کامیابی کا ذریعہ نہیں بلکہ گُناہ کا سبب بن جاتی ہے ❁ قرآنِ کریم کامیابی کا بڑا ذریعہ ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ پاک قرآنِ کریم کے ذریعے قوموں کو عروج اور بلندی عطا فرماتا ہے۔ اگر یہی قرآنِ کریم کوئی ریاکاری کی نیت سے پڑھے، لوگوں کو دکھانے کے لئے اس پر عمل کرے تو کیا ہو گا؟ کامیابی ملے گی؟ نہیں...!! بندہ الٹا گنہگار ہو گا۔

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے اللہ پاک کے ولی ہیں، ایک مرتبہ آپ کے دِل میں خیال آیا کہ کوئی ایسی صُورت ہو کہ مجھے مسجد کا مُتَوَلّی بنا دیا جائے۔ چنانچہ آپ اس مسجد میں اعتکاف کرنے اور کثرت سے نمازیں پڑھنے لگے۔ اتنی کثرت سے نمازیں پڑھنے کے باوُجُود بھی کسی نے آپ کی طرف تَوَجُّہ نہ کی، اسی کیفیت میں پُورا سال گزر گیا، ایک سال کے بعد آپ کو غیب سے آواز آئی: اے مالِک! اب تمہیں توبہ کر لینی چاہئے۔

اب آپ پر حقیقت واضح ہوئی اور آپ کو احساس ہوا کہ میں نے صرف مسجد کا متولی بننے کی خاطِر پورا سال نمازیں پڑھیں، آہ! ان میں اللہ پاک کی رضا مقصود نہیں تھی، یہ

احساس ہوتے ہی آپ نے توبہ کی اور اب سے اِخْلاص کے ساتھ صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے عِبادت کرنے لگے، صِرْف ایک رات ہی آپ نے عبادت کی تھی، اگلے روز مسجد کے دروازے پر لوگ جمع تھے، انہوں نے باہمی مشورے سے آپ کو مسجد کا متولی بنادیا۔[1]

معلوم ہوا ریاکاری وہ بدترین بیماری ہے جو **ہماری کامیابی کی سیڑھی کو ناکامی کا سبب بنا دیتی ہے۔** لہٰذا ہمیں ہمیشہ ریاکاری، دکھلاوے اور نام و نمود سے بچتے رہنا چاہئے۔ پہلے دور کے مسلمانوں کی کامیابی کی بنیادی وجہ ہی یہ تھی کہ وہ کسی اور چیز کے طلبگار نہیں تھے، وہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا چاہتے تھے، جبکہ ہماری ناکامیوں کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم دُنیا چاہتے ہیں، پیسا چاہتے ہیں، منصب اور اپنا نام چاہتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ریاکاری کی اس آفت سے محفوظ فرمائے۔ کاش! ہمارا ہر عمل اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو جائے۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی!
عبادت میں گزرے مری زندگانی | کرم ہو کرم یاخدا! یاالٰہی!

(6): راہِ خُدا سے روکنا

اللہ پاک نے مزید فرمایا:

وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ (پارہ:10، سورۂ انفال:47)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور وہ اللہ کے راستے سے روک رہے تھے۔

یہ کفّارِ مکہ کی ناکامی کا تیسرا سبب ہے۔ کفّارِ مکہ اللہ پاک کے دِین کو مٹانے، لوگوں کو راہِ دِین سے ہٹانے کے لئے نکلے تھے جبکہ صِرْف 313 کا لشکر اللہ پاک کا کلمہ بلند کرنے

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب چہارم، ذکر مالک دینار، جز:1، صفحہ:48 خلاصۃً۔

کے لئے نکلا تھا۔ لہٰذا کفّار کو عبرتناک شکست ہوئی اور یہ 313 جو اللہ پاک کے دِین کو سربلند کرنا چاہتے تھے، انہیں عظیمُ الشّان فتح نصیب ہوئی۔ ہمیں بھی یہی حکم دیا گیا کہ اے ایمان والو! کفّارِ مکہ کی ناکامی کا سبب تمہارے سامنے ہے، تم ہرگز ایسے نہ بننا، ہرگز ہرگز راہِ خُدا سے روکنے والے مت بننا، ورنہ جیسے کفّارِ مکہ عبرت کا نشان بن گئے تھے، تم بھی ناکامیوں سے دوچار ہو جاؤ گے۔

آج کل یہ بلا بھی رفتہ رفتہ ہمارے معاشرے میں عام ہوتی جارہی ہے، لوگ خوامخواہ نیکی کے رستے میں رکاوٹیں ڈال رہے ہوتے ہیں۔ بالخصوص والدین اور عزیز رشتے دار نیک رستے پر چلنے والے کو جو طعنے دیتے ہیں، دوست احباب اسے جو ستاتے ہیں، مثلاً کسی نے سنّت کے مطابق داڑھی سجالی تو اسے جلی کٹی سنانے لگتے ہیں، عمامہ شریف سجالیا، سنّت کے مطابق لباس پہننے لگا تو اسے اس نیک کام پر کوسا جاتا ہے، اسی طرح بعض والدین اپنی اولاد کو نیک راہ سے روکتے ہیں، مثلاً عِلْمِ دین سیکھنے نہیں دیتے، نیک اجتماعات میں شرکت سے منع کرتے ہیں، ایسوں کو سنبھلنا چاہئے۔

مدنی قافلے سے روکنے کا نقصان

اَحْمد آباد (ہند) کا واقعہ ہے، ایک عاشقِ رسول نے ایک نوجوان کو ترغیب دِلا کر مَدَنی قافِلے میں سفر کے لئے آمادہ کرلیا مگر اس کے والِد صاحِب نے دُنیوی تعلیم میں رُکاوٹ کے خوف سے اُخْرَوی تعلیم کے سفر سے روک دیا۔

بے چارے کو عاشِقانِ رسول کی صحبت ملتے ملتے رَہ گئی، نتیجۃً وہ بُرے دوستوں کے ہتھے چڑھ گیا اور شرابی بن گیا۔ اب اس کے والِد صاحِب کو اپنی غلطی کا اِحساس ہوا، اُس

نے اُسی عاشقِ رسول کو درخواست کی، **اِس کو قافلے میں لے جاؤ کہ کہیں اس کی شراب کی لَت چھوٹے۔** اس عاشقِ رسول اسلامی بھائی نے دوبارہ اس نوجوان کو مدنی قافلے کے لئے تیار کرنے کی کوشش کی مگر چُونکہ پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا یعنی بے چارہ بَہُت زیادہ بگڑ چکا تھا لہٰذا کسی صورت مَدَنی قافِلے میں سفر کے لئے راضی نہ ہوا۔

صحبتِ صالِح تُرا صالِح کُنَد | صحبتِ طالِح تُرا طالِح کُنَد

وضاحت: اچھّوں کی صحبت تجھے اچھّا بنا دے گی اور بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنا دے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان خلاصہ

یہ کل 6 کام ہیں۔ 3 جو ہم نے کرنے ہیں: (1): اللہ و رسول کی اطاعت (2): آپس میں اتفاق و محبت (3): صبر۔ اور 3 کام وہ ہیں جن سے ہم نے بچنا ہے: (1): اترانا نہیں ہے (2): ریاکاری نہیں کرنی (3): کبھی کسی کو اللہ پاک کے رستے سے نہیں روکنا۔ یہ 6 کام اگر ہم اپنا لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہر میدان میں کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

نیک اعمال (Naik Amal) موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور نیک اعمال میں اضافے کے لئے دعوتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **نیک اعمال (Naik Amal)** یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، اس ایپلی کیشن میں: اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور طالب علموں کے لئے الگ الگ رسائل موجود ہیں ❁ اس کو 6 مختلف

زبانوں ❁ انگریزی ❁ اردو ❁ ہندی ❁ بنگلہ ❁ گجراتی اور ❁ سندھی میں استعمال کیا جا سکتا ہے ❁ اس میں مختلف نیک اَعمال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں ❁ ہر سُوال کے نیچے 30 خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعمال کا جائزہ لیجئے، اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوبصُورت ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلط مسئلے کی نشاندہی)

مسئلہ: سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے شرعی سفر کیا تو روزہ چھوڑ سکتے ہیں۔

وضاحت: عوام میں مشہور ہے کہ جس دن سفر کرنا ہے اس دن روزہ چھوڑ سکتے ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے: اگر صبح صادق کے وقت حالتِ سفر میں ہوں تو روزہ چھوڑ سکتے ہیں **لیکن اگر صبح صادق کے بعد سفر شروع کرنا ہو تو اس دن کا روزہ نہیں چھوڑ سکتے۔** یاد رہے! حالتِ سفر میں جتنے بھی روزے چھوڑے جائیں، بعد میں ان کی قضا کرنا ہو گی۔

اسماء الحسنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا مُتَکَبِّرُ

جس کسی کو ڈراؤنے خواب آتے ہوں وہ روزانہ 21 بار **یَا مُتَکَبِّرُ** پڑھ لے، تو خواب میں نہیں ڈریں گے۔[1] اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم!

1 …مدنی پنج سورہ، صفحہ: 247۔